نامے جو میرے نام آئے

☆ التراث میں شائع شدہ تمام مضامین اچھے تھے۔ سکندر نواز جہلمی کی نظم بہت پسند آئی۔

محمد خالد سعید فائض وہاڑی

☆ رسالہ کافی دیر سے شائع ہوا۔ اداریہ بہت خوب تھا۔ جی خوش ہوا۔ ''جامعہ دارالعلوم بلتستان تاریخ کے آئینے میں'' بھی اپنی دلکشی برقرار رکھی ہوئی ہے۔ ''تاریخ جموں وکشمیر'' بھی معلومات افزا ہے۔ ''ارض بلتستان'' کا رخ اب مسلمانوں کی طرف موڑنا چاہیے۔ ''اسرائیل'' بھی قابل ذکر ہے۔ ''اخبار الجامعہ'' کو ''اخبار السلفیہ'' ہونا چاہیے۔ خواتین کے مضامین بھی شائع کیے جائیں۔ عنایت اللہ صدیقی غواڑی

التراث: مجلہ کمپوز ہو رہا تھا، اتنے میں قرآن مجید کے خلاف فتنہ بازی کی لہر اٹھی، تو دفاع قرآن کا فریضہ عائد ہوا۔ اس سے سبکدوش ہونے میں کچھ وقت لگا، دو مضامین اب بھی جاری ہیں۔ ان شاء اللہ قارئین نے دیر آید درست آید محسوس کیا ہو گا۔ التراث میں مضامین کی اشاعت کے لیے جنس کی کوئی قید نہیں، جاری کردہ قواعد و شروط کی پابندی ضروری ہے۔ گاہے بگاہے خواتین بھی خامہ فرسائی کرتی ہیں، جو شائع کیے جاتے ہیں۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے!

☆ التراث کے مضامین خصوصاً ''سوانح علمائے اہلحدیث''، ''تاریخ جموں وکشمیر''، ''ارض بلتستان'' اور ''عصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں'' بہت اچھے ہیں۔ اس مجلّے کو سہ ماہی کریں تو بہت مفید ہوگا۔

رستم علی غواڑی طالب علم مدرسہ اوڈانوالہ فیصل آباد

☆ مجلّہ التراث کا ہر مضمون قابل تعریف اور معلومات سے بھرپور ہے۔ بڑی مسرت کا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے پہاڑوں کے دامن میں ایک بے مثال، علمی وادبی اور دینی مرکز، دین اسلام کی نشرواشاعت میں پیش پیش ہے۔

محمد عمران بن عبدالعزیز ضلع اوکاڑہ

☆ آپ کے ہاں سے شائع ہونے والا ششماہی مجلّہ التراث بہت پسند ہے۔ اس میں شامل قلم کاروں کے خیالات پوری دنیا کے مفکروں کے ہیں۔ اس کا دورانیہ بہت طویل ہے۔ کم از کم دو ماہی کیجئے!

عبدالقیوم آرزو طالب علم ہائی سکول ڈوغنی بلتستان

التراث: اس کا جواب پچھلے شمارے میں دیا جا چکا ہے۔